ڈاکٹر محمد سلیم خالد

شعبہ ء اردوو فارسی، گورنمنٹ ڈگری کالج بوچھال کلاں، ضلع چکوال

ایک قدیم فارسی فرہنگ ''فرہنگ لسان الشعراء'' میں مستعمل اردو الفاظ کا مطالعہ

Dr Muhammad Saleem Khalid

Department of Urdu & Persian, Govt. Degree College Bochal Kalan, Distt. Chakwal.

Study of Urdu Words in "Farhag e Lisan us Shuara", an Old Persian Dictionary

"Lisan us Shuara" is one of the oldest Persian dictionaries compiled in the sub-continent. Its period of compilation is of Sultan Feroz Shah Tughlaq i.e. 754-790 Hijri. Name and life history of the compiler of this dictionary is not known. Like other dictionaries of that time it has a traditional start from Hamd, Naat and Qaseeda of the Sultan. The merit of this dictionary is that it is divided into chapters and classes which make its use more easy and efficient. The article discusses the Urdu words included in this Persian dictionary.

لسان الشعرا برعظیم کی قدیم ترین فارسی فرہنگوں میں سے ایک ہے جو سلطان فیروز شاہ تغلق کے دورِ حکومت (۷۵۲ھ تا ۷۹۰ھ) کے دوران معرض تحریر میں آئی (۱) فرہنگ کے مولف کے حالات زندگی مجہول و نامعلوم ہیں حتیٰ کہ اس کا اپنا نام و مقام بھی پردۂ خفا میں ہے۔فرہنگ کے آغاز میں مختصر سا مقدمہ ہے جس کا آغاز حمدِ باری تعالیٰ سے ہوتا ہے۔

چند الفاظ حسبِ ذیل ہیں۔

حمدی کہ زبان شعرا و فصحا از تقریر آن آراستگی گیرد، و مدحی کہ بیان فضلا و بلغا از تحریر آن نجستگی پذیرد،(۲)

بعد ازیں چند سطور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف و تمجید میں قلمبند کی گئی ہیں۔

وتحیاتی کہ چون زبان ہا از عدِ تقریر افزون آید و صلواتی کہ چون لغات از حدِ تحریر برون نماید، مران افصح عرب و عجم و واضع ادب و کرم را کہ لغت او افصح لغات و جامع نکات بود و السنہ شعرا را کلید کنوز عرش فرمود (۳)۔

ترجمہ: یعنی اتنے زیادہ درود و سلام کہ جب زبانیں ان کے شمار و ادائیگی سے لاچار و قاصر اور الفاظ انھیں لکھنے سے عاجز و خاسر پڑ جائیں تو یہ سب درود و سلام اُس عرب و عجم کے فصیح ترین اور ادب و کرم کے موسس کے لیے جسکی زبان سب زبانوں سے زیادہ فصیح اور

اسرار وغوامض کی جامع تھی مزید برآں انھوں نے شعرا کی زبانوں کو عرشی خزانوں کی کلید قرار دیا۔

اس کے بعد فرہنگ نگار نے بادشاہِ وقت کی تعریف وستائش میں اٹھارہ اشعار کہے ہیں جن میں سے چند شعر بطور نمونہ ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

شہ دین شاہ فیروزی کز احسان　　دلست دریا و کفِ دست تو کان
نگویم بخششت ازمایہ کان است۔　　کہ خود از بخشش تو مایہ کان است
گہی بخشش فشاندی آن قدر در　　کہ کردی عالمی را گوش ہا پر
کسی را از کرامت گر نوازی　　بیک دم مالک دینار سازی
چو پیشانی تو لوح سعادت　　ز زخم چشم بد محفوظ بادت
دعا عاشق چنین گوید شب و روز　　جہان تا ہست باداشاہ فیروز(۴)

ترجمہ: اے دین کے بادشاہ تو کامیاب وکامران بادشاہ ہے کیونکہ تیری احسان کوشی کی فطرت کی وجہ سے تیرا دل دریا ہے اور تیرے ہاتھ کی ہتھیلی معدن بن چکی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تیری بخشش کان کی دولت کی وجہ سے ہے بلکہ تیری بخشش کی وجہ سے کان سرمایہ دار ہے۔

کبھی تیری بخشش اس قدر موتی نچھاور کرتی ہے کہ دنیا بھر کے کونے کھدرے بھی بھر جاتے ہیں۔

اگر تو کسی کو اپنی فیاضی سے نوازتا ہے تو ایک لمحے میں اسے مالک دینار بنا دیتا ہے۔ تیری پیشانی لوحِ سعادت کا درجہ رکھتی ہے خدا کرے کہ وہ نظر بد سے محفوظ رہے۔ عاشق دن رات یہی دعا مانگتا ہے کہ جب تک دنیا قائم ہے فیروز تغلق زندہ رہے۔ بعد ازیں سبب تالیف کا ذکر ہے اور اس ضمن میں رقم طراز ہیں۔

خوش طبع شاعروں اور ہنر مند نکتہ وروں یعنی امیر اسدی اور مولانا فخر الدین کمان گر نے الفاظ کے مجموعے تیار کیے اور فرہنگ نامے ترتیب دیے لیکن انہیں ابواب وفصول میں منقسم نہیں کیا اور یہ التزام نہ کیا کہ مطلب تک رسائی ہو اور متلاشی مقصد سے ہمکنار ہو ایک لفظ کی تلاش میں ممکن ہے کہ دو دن صرف ہو جائیں۔ چونکہ بادشاہ وقت کی بارگاہ کے اس مداح کو اِس فن میں شعورِ کامل اور حصہ وافر حاصل تھا لہذا لوگ آ آ کر استفسار واستکشاف کرتے تھے۔ جواب ضروری تھا لوگوں کا ازدحام بڑھ گیا اطلاع کی آسانی اور الفاظ کے معانی کی بہ سہولت ترسیل کے لیے تمام فرہنگوں اور دیگر اساتذہ پر ہنر کی کتابوں سے جو کچھ حاصل ہوا۔ علاوہ ازیں دیوانِ خاقانی میں جو کچھ تھا اسے بطور خاص پیشِ نظر رکھا اور تشریحات کا حواشی میں اندراج کیا اِن تمام الفاظ کی ابواب وفصول بندی کی گئی۔ حرکات کی تحقیق وتدقیق کے لیے ہر لفظ کے لیے وزن کا التزام کیا گیا تاکہ ہر حرف کی حرکت وسکون کا علم ہو سکے (۵)

مقدمے کی آخری سطور میں مسطور ہے۔

ہم نے اس مجموعے کو لسان الشعرا و بیان الفضلاء کے نام سے موسوم کیا (۶)

مقدمے سے یہ منکشف ہوتا ہے کہ مولف ایک شاعر بھی تھا اور اُسے دربار تک رسائی حاصل تھی مزید برآں اُس کا تخلص ''عاشق'' تھا۔

سطور بالا میں مولف نے فرہنگ اسدی اور فرہنگ قواس پر جو اعتراض کیا ہے اُس پر تبصرہ کرتے ہوئے لغت کے مرتب ڈاکٹر نذیر احمد لکھتے ہیں۔

یہ بات واضح ہے کہ فرہنگ اسدی میں ابواب بندی ہے لیکن فصول کا اہتمام مفقود ہے اس کے برعکس لسان الشعرا میں ابواب اور فصول ہر دو کا التزام کیا گیا ہے۔ پہلا حرف باب اور آخری حرف فصل کی تشکیل کرتا ہے۔ فصول بندی کے لحاظ سے لسان الشعراء کو فرہنگ اسدی پر فوقیت و برتری حاصل ہے۔ فرہنگ قواس میں ابواب وفصول نام کی کوئی چیز نہیں ہے لہذا اِس ضمن میں لسان الشعراء کے مولف کا اعتراض مبنی بر حقیقت ہے۔ دُوسری خصوصیت جو لسان الشعرا کو فرہنگ اسدی اور فرہنگ قواس سے ممتاز کرتی ہے وہ ہر لفظ کے ضمن میں ہم وزن لفظ کی فراہمی ہے جو بالعموم بامعنی ہوتا ہے اور صاحب لسان الشعرا اس ہم وزن لفظ یا فقرے کی تشریح وتوضیح بھی کرتے ہیں۔ اس اعتبار سے لسان الشعراء قدیم فرہنگوں پر برتری رکھتی ہے۔(۷)

فرہنگ لسان الشعرا پروفیسر ڈاکٹر نذیر احمد (علی گڑھ) کی ترتیب وتصحیح سے دہلی (انڈیا) سے ۱۹۹۵ء میں طباعت پذیر ہوئی۔ زیر تبصرہ فرہنگ کا نسخہ انڈیا سے حاصل کیا گیا اس فرہنگ میں شامل صرف اہم الفاظ کا انتخاب کیا گیا ہے اور ان کے معانی ومطالب کی وضاحت وصراحت کے لیے متداول اور مروج اردو فرہنگوں یا فنی کتب سے مدد لی گئی ہے۔ مزید برآں اکثر و بیشتر الفاظ کی تشریح وتوضیح کے زمرے میں دیگر قدیم فارسی فرہنگوں سے بھی بھرپور استفادہ کیا گیا ہے اس طرح فرہنگوں کے باہمی مقابلے سے الفاظ کی املائی شکلوں کا تعین آسان ہو جاتا ہے۔

ان قدیم فارسی فرہنگوں میں مستعمل اردو الفاظ کی لسانی اہمیت ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ لیکن یہ الفاظ تاریخی، تہذیبی اور ثقافتی نقطہ نظر سے بھی قابلِ اعتنا ہیں۔ ان میں سے بیش تر الفاظ ایسے ہیں جو من وعن آج بھی اردو زبان کا حصہ ہیں، کچھ الفاظ میں معمولی اور بعض میں کچھ زیادہ صوتی واملائی تفاوت ہے یہ امر بھی محتاج بیان نہیں کہ ان الفاظ کا تعلق اس وقت کی عام بول چال کی زبان سے ہے۔ اسی ضمن میں ڈاکٹر نذیر احمد رقم طراز ہیں کہ ان الفاظ پر ساڑھے پانچ سو سال سے زیادہ کی طویل مدت گزر چکی ہے۔ اس لیے لسانی اہمیت سے قطع نظر یہ ہمارے لیے قیمتی، تاریخی سرمائے کا کام دے سکتے ہیں۔''(۸)

اس زمرے میں پروفیسر محمود شیرانی لکھتے ہیں:

''یہ لغت نگار اور ان کے اکثر متبعین اپنی فرہنگوں میں فارسی الفاظ کی تشریح کے وقت بعض اوقات ان کے ہندی مرادفات بھی بیان کر دیا کرتے ہیں۔ ایسے الفاظ کا ذخیرہ کم وبیش ہر فرہنگ میں موجود ہے۔ اگر چہ یہ مصنف ہندوستان کے مختلف صوبوں سے علاقہ رکھتے ہیں، جہاں مختلف بولیاں اور بھاکائیں مروج ہیں، کوئی بنگالے کا باشندہ ہے، کوئی مالوے کا، کوئی دہلی کا ہے تو کوئی کڑے کا، اور ان میں سے ہر ایک مصنف کا اپنے اپنے وطن کی زبان سے واقف ہونا بھی لازمی ہے۔ مگر دیکھا جاتا ہے کہ ہندی (اردو) الفاظ لکھتے وقت وہ مقامی زبانوں سے قطع نظر کر کے صرف اس خاص زبان کے الفاظ درج کرتے ہیں جو کم از کم ہندوستان کے مسلمانوں میں عام طور پر بولی اور سمجھی جاتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ذخیرۂ الفاظ ان کتابوں میں عام ہے۔ ان فارسی فرہنگوں میں ہندی (اردو) الفاظ کی ترویج کا ابتدائی مقصد یہ تھا کہ ایسے مشکل اور مبہم الفاظ کی تفہیم جن کے لیے بہ حالتِ دیگر ایک لمبے اور دقت طلب بیان کی ضرورت محسوس ہوتی مختصر اور آسان طریقے پر کر دی جائے۔ اس کے لیے ایسی زبان کی ضرورت تھی جو مسلمانوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہو''۔(۹)

سطور ذیل میں لسان الشعرا میں مستعمل اہم اردو الفاظ کو زیر بحث لایا جاتا ہے۔

لھسورہ: سگ انگور کہ آن را بہ ہندوی لھسورہ گویند (۱۰)

اردو لفظ لھسوڑہ اپنے فارسی مترادف سگ انگور کے ساتھ زفان گویا (۱۱) اور سبکستان کے ہمراہ مفتاح الفضلاء (۱۲) میں موجود ہے۔

سگِ انگور جسے اردو میں لھسوڑا کہتے ہیں، ایک درخت کا پھل ہے۔ یہ درخت دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جس پر بڑا پھل لگتا ہے اور دوسرا چھوٹے پھل والا۔ یہ درخت تیس چالیس فٹ تک ہوتا ہے۔ اس کا پھل (لھسوڑا) چپکنے والے مادے سے بھرا ہوتا ہے۔ بڑی قسم کا پھل بیر کے برابر یا کچھ بڑا ہوتا ہے اور چھوٹا بیر سے چھوٹا ہوتا ہے۔ (۱۳)

تالو: آھیانہ کاسۂ سر و بعضی کامہ را گویند آنکہ بہ ہندوی آنرا تالو خوانند (۱۴) تالو مع فارسی ہم معنی لفظ آھیانہ فرہنگ زفان گویا (۱۵) میں مرقوم ہے اور کام کے ہمراہ شرفنامہ منیری (۱۶) و موید الفضلاء (۱۷) میں ورود پذیر ہے۔

زیرِ نظر اردو لفظ تالو میں کسی قسم کی املائی تبدیلی رونما نہیں ہوئی صاحب نور اللغات اس سلسلے میں لکھتے ہیں۔

تالو بمعنی منہ کے اندر کی چھت (۱۸)

بہار: نام خطہ ایست در ہندوستان (۱۹)

یہ مقامی لفظ لسان الشعرا کے علاوہ فرہنگ زفان گویا (۲۰) اور موید الفضلاء (۲۱) میں بھی آیا ہے۔

بہار: ہندوستان کے ایک علاقے کا نام ہے۔ بہار شمال مشرقی بھارت کا ایک صوبہ ہے۔ اس کا دارالحکومت پٹنہ ہے اس کے شمالی زرعی رقبے کو دریائے گنگا سیراب کرتا ہے۔ اہم فصلیں چاول، مکئی، گندم، گنا اور پٹ سن ہیں۔ (۲۲)

ادہ: آن است کہ سہ چوب برای کبوتر و باز راست کنند و آن را ادہ خوانند۔ (۲۳)

بتواز کا لفظ اپنے اردو معادل لفظ ادہ کی شمولیت میں فارسی فرہنگوں ادات الفضلاء (۲۴) اور مجمل العجم (۲۵) میں بھی آیا ہے۔

قدیم اردو میں دال اور ڈال میں کوئی امتیاز روا نہیں رکھا جاتا تھا ہر دو کو باہم ممیّز کرنے کا رواج اور طریقہ بعد میں رائج ہوا۔

صاحب نور اللغات اڈہ کے بارے میں لکھتے ہیں

بیٹھک جو پالتو چڑیوں کے بیٹھنے کو بنائی جاتی ہے (۲۶) فرہنگ تلفظ میں مرقوم ہے۔

اڈا: پالتو پرندے کے بیٹھنے کے لیے کھڑی کی ہوئی لکڑی (۲۷)

پت: سرخبادہ و صفرا کہ بہ ہندوی آن را پت خوانند (۲۸) بادژ فام کا لفظ اپنے اردو مترادف پت کے ہمراہ فرہنگ زفان گویا (۲۹) اور موید الفضلاء (۳۰) میں بھی درج ہے

پت: اخلاط اربعہ (سودا، صفرا، بلغم، خون) میں سے ایک خلط کا نام، صفرا، زرد رنگ کا پانی جو پتے کے اندر ہوتا ہے۔ (۳۱)

گرمی دانوں کو بھی پت کہتے ہیں۔ (۳۲)

گیند: فندق و این فندق نام بازی است کہ می بازند کہ بہ ہندوی گیند گویند۔ (۳۳)

پڑول اردو مترادف گیند کے ہمراہ مجمل العجم (۳۴) اور فندق اردو ہم مفہوم لفظ گیند کی معیت میں موید الفضلاء (۳۵) میں بھی ورود پذیر ہے۔

لسان الشعرا میں فارسی لفظ پڑول کے سلسلے میں بیان کردہ معانی قابل غور ہیں لکھا ہے۔

ترجمہ: فندق ایک کھیل کا نام ہے جو کھیلتے ہیں اور اردو میں اسے گیند کہا جاتا ہے۔ گویا کھیل کا نام گیند ہے۔

گیند کے ضمن میں فرہنگ کارواں میں مسطور ہے۔

چمڑے، کپڑے، یا ربڑ کی گول چیز، جس سے کھیلتے ہیں۔ (۳۶)

نور اللغات میں لکھا ہے۔

''لکھنو میں مذکر، دہلی میں مونث ہے۔ امیر کا شعر ہے

ستارے ترے دیکھے بھالے ہوئے ہیں۔ یہ سب گیندان کے اچھالے ہوئے ہیں (۳۷)

لونک: تخم خفرج آنرا بہ ہندوی لونک گویند (۳۸)

پر پہن مع لونک زفان گویا (۳۹) اور بقلۃ الحمقاء بشمول اردو مترادف لونیہ موید الفضلاء (۴۰) میں بھی لایا گیا ہے۔ لونک کی بابت مخزن المفردات میں ہے۔

یہ مشہور ساگ ہے۔ خورد و کلاں دو قسم کا ہوتا ہے۔ قسم کلان کاشت کی جاتی ہے اس کے پتے گول گول دبیز اور لیس دار ہوتے ہیں۔ شاخیں سبز، سرخی مائل رطوبت سے بھری ہوئی ہوتی ہیں اور زود شکن ہوتی ہیں۔ دوسری قسم خودرو ہے اس کے پتے اور شاخیں وغیرہ قسمِ کلاں سے چھوٹے ہوتے ہیں جسے لونیا کہتے ہیں، اس کا مزہ شور ہوتا ہے (۴۱)

پھلی: غلافِ دانہ کہ بہ ہندوی بھیلی گویند۔ (۴۲)

فارسی فرہنگ مفتاح الفضلا میں پھلی کا لفظ اپنے ہم معنی لفظ فاشیز کے ساتھ مندرج ہے۔ (۴۳)

پھلی بمعنی غلاف دار لمبا پھل جس میں گودے کی جگہ چھوٹے چھوٹے بیج کے دانوں کی قطار ہوتی ہے جیسے مٹر، مونگ یا املتاس وغیرہ شعر ہر اک انگلی تو چنپے کی کلی ہے۔ ملایم سیم کی جیسے پھلی ہے۔ (۴۴)

فرہنگ لسان الشعراء میں پھلی کا لفظ بصورت بھیلی لکھا گیا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ تصحیف ہے اور اصل لفظ پھلی ہے۔

چھائی: تفسہ، کلفہ، بہ ہندوی چھائی گویند (۴۵)

تفسہ اپنے اردو ہم مطلب لفظ چھائی کے ہمراہ مدار الافاضل (۴۶) اور کلفہ کی معیت میں فرہنگ مفتاح الفضلا (۴۷) میں درآیا ہے۔ چھائی کی نسبت نسیم اللغات میں مرقوم ہے اخلاط کی گرمی سے منہ پر پھیلی ہوئی سیاہی (۴۸)

بھانڈی: تلی دست افزار حجام کہ آن را بہ ہندوی بھاندی گویند (۴۹)

تلی فارسی لفظ اپنے اردو مترادف بھاندی کے ساتھ ادات الفضلاء (۵۰) اور موید الفضلاء (۵۱) میں درج ہے۔

اردو لغت (کراچی بورڈ) میں بھی اس لفظ کا اندراج ڈاکٹر نذیر احمد مرحوم کے ایک مقالے بعنوان ''قدیم فارسی فرہنگوں میں اردو عناصر'' متعلق بہ ادات الفضلاء (۵۲) کے حوالے سے عمل میں لایا گیا ہے (۵۳) مذکورہ مقالے میں جناب ڈاکٹر صاحب موصوف نے ''بھاندی'' اور اس قسم کے اکثر الفاظ کو توضیح و تعبیر کے بغیر چھوڑ دیا ہے۔ غالباً اسی لیے ڈاکٹر محمد باقر مرحوم (سابق صدر شعبۂ فارسی) نے ڈاکٹر نذیر احمد کے درج بالا مضمون کے محاکمے میں ایک مضمون قلمبند کیا جو اردو (سہ ماہی کراچی) میں چھپا (۵۴) اس مضمون میں ڈاکٹر باقر صاحب نے اردو لفظ بھانڈی کو بھانڈا سے مشتق قرار دیا۔ عجیب بات یہ ہے کہ اردو لغت میں بھاندی کے لفظ کا اشتقاق بھی لفظ بھانڈا کو قرار دیا ہے لیکن اس ضمن میں ڈاکٹر باقر مرحوم کا حوالہ دینے سے گریز کیا گیا ہے گویا یہ اُردو لغت نگار کی اپنی ذہنی اپج کا نتیجہ ہے۔

بھانڈی کے بارے میں ڈاکٹر محمد باقر لکھتے ہیں:۔

عرض یہ ہے کہ تلی فارسی کا لفظ ہے جس کے دو معنی ہیں ایک دست افزار حجام جیسا کہ موید نے ادات کے حوالے سے نقل کیا ہے اور غالباً آپ کے ادات کے نسخے سے یہ عبارت گم ہے اور اس کا ترجمہ حجام کے پنجابی ''بھانڈے'' (بمعنی برتن) ہے جسے آپ بھاندی پڑھ رہے ہیں (۵۵)

گویا بھانڈی بھانڈا کی تصغیر ہے یعنی وہ چھوٹا سا برتن (تھیلی) جس میں حجام اپنے اوزار رکھتا ہے اور یہ بھاندی نہیں بلکہ

بھانڈی ہے اس زمانے میں داور ڈ کو ایک طرح سے لکھا جاتا تھا۔

چندن: صندل(۵۶)

چندن اردو لفظ اپنے معرب صندل کے ہمراہ زفان گویا(۵۷) اور تحفۃ السعادت(۵۸) میں بھی وارد ہوا ہے۔

مدار الافاضل میں ہے: چندن او را صندل نیز خوانند۔ دریں تفریس جاریست(۵۹)

ترجمہ: چندن کو صندل بھی کہتے ہیں اور اس لفظ کو فارسی کا لفظ بنایا گیا ہے۔

چندن کا لفظ سنسکرت کا لفظ ہے جو اردو میں مستعمل ہے۔ صندل یا صندل کی لکڑی کو چندن کہتے ہیں۔ یہ لفظ اردو سے ہوتا ہوا فارسی میں پہنچا(۶۰)

رانا/رائے: دہ گیا رانہ کہ کمتر از رائے بود۔(۶۱) فارسی لفظ اپنے اُردو مترادفات رانا اور رائے کے ساتھ لسان الشعرا کے علاوہ شرفنامہ منیری میں مرقوم ہے(۶۲)

رانا بمعنی ہندو راجا، چھوٹا راجا، ٹھاکر، راجپوتوں کا خطاب(۶۳)

رائے بمعنی راجا، سردار، ہندوستان میں ایک خطاب(۶۴)

لک: یعنی صد ہزار(۶۵)

لک بمعنی صد ہزار شرفنامہ منیری(۶۶) کے علاوہ موید الفضلاء(۶۷) میں بھی مسطور ہے۔

لک کا لفظ لاکھ سے بنا ہے۔ لاکھ سو ہزار کو کہتے ہیں۔

لک بمعنی لاکھ جامع اللغات(۶۸)

غیاث اللغات میں ہے: لک بمعنی عدد کہ صد ہزار باشد لیکن این معنی ہندیست(۶۹)

ترجمہ: لک سو ہزار کو کہتے ہیں اور ان معانی میں یہ ہندی لفظ ہے۔ اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو لک لکھ سے بنا ہے۔ پنجابی زبان میں لاکھ کو لکھ کہتے ہیں۔ مثلاً وڈی پنجابی لغت میں ہے: لکھ بمعنی سو ہزار(۷۰)

پنجابی لغت تنویر اللغات میں ہے۔

لکھ: لاکھ، سو ہزار(۷۱)

گدگدی: دغدغہ غلغلیج یعنی گدگدی(۷۲)

دغدغہ اپنے اردو متحد المفہوم لفظ گدگدی کی شمولیت میں ادات الفضلاء(۷۳) اور زفان گویا(۷۴) میں بھی داخل ہے۔

گدگدی بمعنی وہ کیفیت جو بغل اور تلووں وغیرہ کو انگلیوں سے چھونے سے پیدا ہوتی ہے مومن کا شعر ہے۔

ہے چھیڑ اختلاط میں غیروں کے سامنے۔ ہنسنے کے بدلے روئیں نہ کیوں گدگدی سے ہم(۷۵)

منجیٹھ: روناس، روئین بہ ہندوی منجیٹھ(۷۶)

روناس اپنے اردو معادل منجیٹھ کے ساتھ ادات الفضلاء(۷۷) اور زفان گویا(۷۸) میں ورود پذیر ہے۔

منجیٹھ اور منجیٹھہ قدیم الاملا ہیں لیکن اردو میں اب اسے مجیٹھ کہتے ہیں۔ لغات الادویہ کے مطابق ہندی میں اب بھی اسے منجیٹھ ہی کہتے ہیں(۷۹) خزائن الادویہ میں مرقوم ہے۔

یہ ایک سرخی مائل جڑ ہے جس کے مزے میں تلخی اور بکساپن ہے پاکستان و ہند کے پہاڑی علاقوں میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کو

جوش دے کر رنگنے کا کام لیا جاتا ہے۔ اس کے پیڑ میں صرف ایک شاخ ہوتی ہے (۸۰)

جواین:　　زنیان وزن بریان، جواینی (۸۱)

فارسی لفظ زنیان اپنے اردو مترادف جواین کی معیت مین ادات الفضلاء (۸۲) کے علاوہ زفان گویا (۸۳) میں بھی شامل ہے۔

جواینی یا جواین کو آج کل اردو میں اجوائن کہتے ہیں اس کے بیج سونف سے مشابہ ہوتے ہیں لیکن اس سے بہت چھوٹے، رنگت میں بھورے مائل بہ زردی، بو اور مزا میں تند اور کسی قدر تلخ ہوتے ہیں۔ (۸۴)

امیر اللغات میں ہے۔

اجوائن:　　اس کی دو قسمیں ہیں ایک دیسی دوسری خراسانی۔ دیسی کو فارسی میں نانخواہ کہتے ہیں اس کا رنگ بھورا مائل بہ سیاہی ہوتا ہے۔۔۔ (۸۵)

کنگن:　　سوار، دست ورنجن کہ بہ ہندوی کنگن گویند۔ (۸۶)

فارسی لفظ اردو متحد المعنی لفظ کنگن کے ساتھ شرفنامہ منیری میں آیا ہے (۸۷)

کنگن بمعنی کلائی کا ایک زیور جو کڑے سے زیادہ چوڑا ہوتا ہے (۸۸)

ہنڈی:　　سفتہ: وزن گفتہ، ہنڈی (۸۹)

ہنڈی بمعنی ایک ساہوکار کا دوسرے ساہوکار کے نام جاری کیا جانے والا رقم کی ادائیگی کا پرچہ، جدید بینک ڈرافٹ کی قدیم شکل (۹۰) وہ رقعہ جو ساہوکار ایک جگہ سے دوسری جگہ روپیہ دینے کے واسطے دیتے ہیں۔ سحر کا شعر ہے

یار کا خط نہیں آیا کوئی ہنڈی آئی
نوٹ ہے بندہ احسان کو عنایت نامہ (۹۱)

سارہ:　　چادر کہ ہنود پوشند (۹۲)

سارہ کا لفظ ادات الفضلاء (۹۳) اور زفان گویا (۹۴) میں بھی مسطور ہے۔

سارہ کی اصل ساری یا ساڑی ہے جس کے معنی کے سلسلے میں نسیم اللغات میں لکھا ہے، ''عورتوں کے باندھنے کی لنگی'' (۹۵) اردو لغت میں مرقوم ہے۔ ساری یا ساڑی کم و بیش چھ گز لمبا اور سوا گز چوڑا عورتوں کا پہناوا جس کا دو تہائی حصہ کمر پر تہبند یا لنگی کی طرح ٹانگوں کے گرد لپیٹ کر بچا ہوا ایک تہائی حصہ اوپر اوپر سے بدن پر لپیٹ کر اس کا پلو دوپٹے کی طرح کندھوں پر یا سر پر ڈال لیا جاتا ہے۔ (۹۶)

سیل:　　شرک، حصبہ کہ آن را بہ ہندوی سیل گویند (۹۷)

شرک کے ساتھ اردو ہم معنی لفظ سیل زفان گویا (۹۸) اور موید الفضلاء (۹۹) میں بھی داخل ہے۔

سیل دراصل سیتلا ہے جو تصحیف کی وجہ سے سیل بن گیا ہے۔

سیتلا کے ضمن میں نوادر الالفاظ میں ہے۔

سیتلا مرضی معروف کہ اکثر اطفال را شود، چیچک و بہ عربی جدری (۱۰۰)

سیتلا سے متعلق صاحب نور اللغات رقم طراز ہیں:

سیتلا (بالکسر یائے معروف وسکون سوم چیچک، جرأت کا شعر ہے

عجب احوال ہے ماتا پتا کا　　ہوا لڑکا جو کھا جا سیتلا کا (۱۰۱)

ملائی:　　چربی سرِ شیر کہ بہ ہندوی ملائی گویند (۱۰۲)

شمہ مع اردو مترادف ملائی زفان گویا (۱۰۳) سمیت شرفنامہ منیری (۱۰۴) میں موجود ہے۔

ملائی بمعنی دہی یا دودھ کے اوپر کی پپڑی، نواب سعادت علی خان نے اس کا نام بالائی رکھا تھا

گھی کی صورت نظر نہیں آتی منیر　　　شیر کنجشک کی ملائی ٹھہری (۱۰۵)

لاٹھ:　　چوب عصاران کہ آنرا بہ ھندوی لٹہ روغن گر گویند (۱۰٦)

غنگ کی معیت میں اردو مترادف لا ٹہ ادات الفضلاء (۱۰۷) میں غنگ بشمول لٹہ زفان گویا (۱۰۸) اور غنگ ہمراہ لاتھہ شرفنامہ منیری (۱۰۹) میں حیطۂ تحریر میں آیا ہے۔ قدیم اردو میں ٹ کوت سے ممیّز کرنے کا رواج نہ تھا بلکہ ٹ کوت کی شکل میں لکھا جاتا تھا لہذا لتہ، لٹھ اور لاتہ، لاٹھ کی قدیم اشکال ہیں ان کے معانی ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

لٹھ:　　موٹی لکڑی، سونٹا، لاٹھی (۱۱۰)

لاٹھ:　　عصا ہاتھ کی لکڑی (۱۱۱)

گوپھن:　　فلاخن: آلت سنگ اندازی، بہ ہندوی گوپھن گویند (۱۱۲)

فلاخن مع اردو ہم معنی گوپھن زفان گویا (۱۱۳) کے علاوہ شرفنامۂ منیری (۱۱۴) میں بھی داخل ہے

گوپھن:　　رسی یا چرخی کے ذریعے پتھر کو گھما کر دور پھینکنے کا آلہ (۱۱۵)

گوپھن تذکیر و تانیث میں اختلاف ہے۔ تذکیر کو ترجیح ہے۔ ایک قسم کا چھینکا، فلاخن، وہ رسی کا بنا ہوا جھولا، جس میں پتھر رکھ کر ہاتھ سے گردش دے کر دور پھینکتے ہیں شعر ہے:

ہمیں کو موردِ سختی بنایا چرخ گردوں نے

ہمارے ہی لیے پتھر ہے ہر اک اس کے گوپھن کا (۱۱٦)

پیلو:　　کیلو وزن پیلو (۱۱۷)

پیلو کا لفظ مع فارسی مترادف اراک موید الفضلاء (۱۱۸) میں مرقوم ہے پیلو کو بعض فرہنگ نویسوں نے فارسی کا لفظ لکھا ہے مثلاً فیروز اللغات فارسی میں مسطور ہے۔

پیلو (فارسی لفظ) ایک درخت اور اسکے پھل کا نام اس کی لکڑی کی مسواک بناتے ہیں (۱۱۹)

لیکن موید الفضلا میں تحریر ہے

اراک:　　درخت شور و تلخ۔۔۔۔ شجر السواک و بہ ہندی پیلو گویند (۱۲۰)

صاحب جامع اللغات نے پیلو کو ہندی لفظ قرار دیا ہے۔ (۱۲۱)

صاحب نور اللغات رقم طراز ہیں۔

پیلو (ہندی لفظ) ایک درخت کا نام جس کی جڑ اور شاخوں کی مسواک بناتے ہیں (۱۲۲)

بھیر:　　بوق کہ بہ ہندوی بھیر گویند (۱۲۳)

کرنا کا لفظ اپنے اردو ہم معنی لفظ بھیر کے ساتھ زفان گویا (۱۲۴) اور فارسی گاوُدم کی معیت میں ادات الفضلا (۱۲۵) میں مرقوم ہے۔

بھیر بمعنی ایک قسم کا بگل یا شہنائی (۱۲٦)

جوتر: یوغ: آن (چوب کہ) برگردن گاو دو جفت وگردون بندند وہندوئی آنرا جواتہ گویند (۱۲۷)

یوغ بہ شمول جوترا ادات الفضلا (۱۲۸)، اردو مترادف جوہ کے ساتھ زفان گویا (۱۲۹) اور جولا کے ہمراہ تحفۃ السعادت (۱۳۰) میں زیر بحث آیا ہے۔

فرہنگ لسان الشعرا کا جواتہ دراصل جواٹ یا جواٹھہ ہے جامع اللغات میں لکھا ہے۔

جواٹ / جواٹھہ بمعنی جوا جو بیلوں کے کندھوں پر ڈالتے ہیں (۱۳۱)

واضح رہے کہ قدیم زمانے میں ت اور ٹ کو ایک ہی طرح لکھا جاتا تھا ایک دوسرے سے ممیّز کرنے کا رواج نہیں تھا۔

جوتر / جوترا بمعنی بیلوں کا جوا (۱۳۲)

پنجابی اردو ڈکشنری میں مرقوم ہے۔

جولا: جوا (۱۳۳)

حواشی وحوالہ جات

۱۔ عاشق، فرہنگ لسان الشعرا، مرتبہ ڈاکٹر نذیر احمد، دہلی، ۱۹۹۵، مقدمہ مرتب، ص ۱
۲۔ عاشق، فرہنگ لسان الشعرا، ص ۵۳
۳۔ ایضاً ص ۵۳
۴۔ ایضاً ص ۵۴، ۵۵
۵۔ ایضاً ص ۵۷، ۵۸
۶۔ ایضاً ص ۶۰
۷۔ ایضاً ص ۴، ۵
۸۔ اردو (سہ ماہی) کراچی، اکتوبر ۱۹۶۷، ص ۴۷
۹۔ شیرانی، محمود، حافظ، مقالات شیرانی، مرتبہ مظہر محمود، لاہور، ۱۹۹۷، ص ۲۰۳
۱۰۔ عاشق، فرہنگ لسان الشعرا، ص ۶۳
۱۱۔ بدر ابراہیم، زفان گویا مرتبہ نذیر احمد، ڈاکٹر، پٹنہ، ۱۹۹۷، جلد دوم، ص ۱۹
۱۲۔ محمد بن داؤد بن محمود شادی آبادی، مفتاح الفضلا، نسخہ خطی مخزونہ برٹش میوزیم لائبریری، لندن، ص ۲۶
۱۳۔ نجم الغنی، رام پوری، خزائن الادویہ، لاہور، سن ندارد، جلد اول، ص ۸۷
۱۴۔ عاشق، فرہنگ، ص ۷۹
۱۵۔ بدر ابراہیم، زفان گویا، جلد اول، پٹنہ، ۱۹۸۹، ص ۳۸
۱۶۔ ابراہیم قوام فاروقی، شرف نامہ منیری، مرتبہ ڈاکٹر حکیمہ دبیران تہران (ایران) ۱۳۸۵ھ ش، جلد ۲، ص ۸۵۵
۱۷۔ محمد لاد، مولوی، موید الفضلا، مطبوعہ نول کشور، کان پور، تاریخ ندارد، جلد ۲، ص ۱۱۶
۱۸۔ نیر، نور الحسن، مولوی، نور اللغات، لاہور ۱۹۸۸، جلد ۲، ص ۱۷۰
۱۹۔ عاشق، فرہنگ لسان الشعرا، ص ۹۱
۲۰۔ بدر ابراہیم، زفان گویا، جلد اول، ص ۵۲
۲۱۔ محمد لاد، مولوی، موید الفضلاء، جلد اول، ص ۱۳۵
۲۲۔ اردو جامع انسائیکلوپیڈیا، لاہور ۱۹۸۸، جلد اول، ص ۲۷۵
۲۳۔ عاشق، فرہنگ لسان الشعرا، ص ۹۵
۲۴۔ دہلوی، قاضی خان، بدر محمد، ادات الفضلاء، نسخہ خطی مخزونہ نیشنل میوزیم کراچی نمبر این۔ ایم ۱۰۷۔ ۱۹۶۷، ص ۱۱۲ الف
۲۵۔ عبدوسی، عاصم شعیب، مجمل العجم، نسخہ خطی مخزونہ برٹش لائبریری لندن، برطانیہ، ص ۳۵
۲۶۔ نیر، نور الحسن، نور اللغات، جلد اول، ص ۳۶۱
۲۷۔ حقی، شان الحق، فرہنگ تلفظ، اسلام آباد، ۱۹۹۵، ص ۲۸
۲۸۔ عاشق، فرہنگ لسان الشعرا، ص ۱۰۳،
۲۹۔ بدر ابراہیم، زفان گویا، جلد دوم، ص ۸
۳۰۔ محمد لاد، مولوی، موید الفضلا، جلد اول، ص ۱۵۷
۳۱۔ اردو لغت، مطبوعہ ترقی اردو بورڈ کراچی، جلد ۳، ص ۵۶۶
۳۲۔ ایضاً ص ۵۶۶
۳۳۔ عاشق، فرہنگ لسان الشعرا، ص ۱۲۴

۳۴۔ عبدوسی، عاصم شعیب، مجمل العجم، ص۴۴
۳۵۔ محمد لاد، موید الفضلا، جلد دوم، ص ۵۸
۳۶۔ عارف، فضل الہی، فرہنگ کاروان مطبوعہ لاہور، ۱۹۶۵ء، ص ۶۵۰
۳۷۔ نیر، نورالحسن، نوراللغات، جلد۴، ص ۳۵۶
۳۸۔ عاشق، فرہنگ لسان الشعرا، ص ۱۲۶
۳۹۔ بدر ابراہیم، زفان گویا، جلد اول، ص ۱۴۱
۴۰۔ محمد لاد، موید الفضلاء، جلد اول، ص ۱۱۰
۴۱۔ کبیر الدین، حکیم، مخزن المفردات، لاہور۔ س۔ ن۔ ص ۲۵۵
۴۲۔ عاشق، فرہنگ لسان الشعرا، ص ۱۴۰
۴۳۔ محمد بن داؤد شادی آبادی، مفتاح الفضلاء، ص ۲۱۶
۴۴۔ اردو لغت، جلد۴، ص ۱۷۷
۴۵۔ عاشق، فرہنگ لسان الشعرا، ص ۱۴۱
۴۶۔ فیضی، اللہ داد، مدار الافاضل، مرتب ڈاکٹر محمد باقر، لاہور، ۱۳۳۷ش، جلد اول، ص ۳۸۱
۴۷۔ محمد بن داؤد شادی آبادی، مفتاح الفضلاء، ص ۲۴۱
۴۸۔ نسیم، سید قائم رضا، نسیم اللغات، لاہور، تاریخ ندارد، ص ۴۶۸
۴۹۔ عاشق، فرہنگ لسان الشعرا، ص ۱۴۲
۵۰۔ دہلوی، قاضی خان، بدر محمد، ادات الفضلا ص ۲۲ ب
۵۱۔ محمد لاد، موید الفضلاء، جلد اول، ص ۲۷۸
۵۲۔ اردو (سہ ماہی) کراچی، بابت اکتوبر ۱۹۶۷ء، ص ۶۷
۵۳۔ اردو لغت، جلد۳، ص ۴۷
۵۴۔ اردو (سہ ماہی) کراچی، جنوری ۱۹۶۸
۵۵۔ محمد باقر، ڈاکٹر، اردوئے قدیم دکن اور پنجاب میں، لاہور، ۱۹۷۲ء، ص ۷
۵۶۔ عاشق، فرہنگ لسان الشعرا، ص ۱۵۴
۵۷۔ بدر ابراہیم، زفان گویا، جلد اول، ص ۱۳۸
۵۸۔ محمود بن شیخ ضیاء الدین محمد، تحفۃ السعادت، نسخۂ مخزونہ، کتاب خانہ دانش گاہ پنجاب نمبر ۴۵۸۰، ص ۲۱۱
۵۹۔ فیضی، اللہ داد، مدار الافاضل، جلد۲، ص ۱۲۴
۶۰۔ دہلوی، سید احمد، جلد دوم، ص ۱۲۱
۶۱۔ عاشق، فرہنگ لسان الشعرا، ص ۱۷۱
۶۲۔ ابراہیم قوام فاروقی، شرفنامہ، جلد اول، ص ۴۲۲
۶۳۔ وارث سرہندی، علمی اردو لغت، لاہور ۱۹۷۷ء، ص ۸۰
۶۴۔ عبدالمجید، خواجہ، جامع اللغات، لاہور، ۲۰۰۳ء، جلد۲، ص ۱۱۱۳
۶۵۔ عاشق، فرہنگ لسان الشعرا، ص ۱۷۶
۶۶۔ ابراہیم قوام فاروقی، شرف نامہ منیری، جلد۲، ص ۹۴۶
۶۷۔ محمد لاد، موید الفضلا، جلد دوم، ص ۱۶۸

۶۸۔ عبدالمجید، خواجہ، جامع اللغات، جلد۲، ص۱۷۲۰

۶۹۔ محمد غیاث الدین، غیاث اللغات، کراچی، سن ندارد، ص۴۳۹

۷۰۔ اقبال صلاح الدین، وڈی پنجابی لغت، لاہور، ۲۰۰۴ جلد۳ ص۲۴۱۶

۷۱۔ تنویر بخاری، تنویر اللغات، لاہور، ص۱۹۹۸

۷۲۔ عاشق، فرہنگ لسان الشعراء، ص۱۸۲

۷۳۔ دہلوی، قاضی خان، بدر محمد، ادات الفضلا ص۳۴ الف

۷۴۔ بدر ابراہیم، زفان گویا، جلد اول ص۲۴۰

۷۵۔ مہذب لکھنوی، مہذب اللغات، لکھنو ۱۹۷۸ء و مابعد، جلد دہم ص۳۰۳

۷۶۔ عاشق، فرہنگ لسان الشعرا، ص۱۸۷

۷۷۔ دہلوی، قاضی خان، بدر محمد، ادات الفضلاء، ص۶۲ الف

۷۸۔ بدر ابراہیم، زفان گویا، جلد اول ص۱۸۴

۷۹۔ شرما، ٹھاکر دت، لاثانی لغات الادویہ، جلد۲ ص۲۴۸

۸۰۔ نجم الغنی، رام پوری، خزائن الادویہ، حصہ اول ص۱۲۱۹

۸۱۔ عاشق، فرہنگ لسان الشعرا، ص۱۴۷

۸۲۔ دہلوی، قاضی خان، بدر محمد، ادات الفضلا ص۶۴ الف

۸۳۔ بدر ابراہیم، زفان گویا، جلد اول ص۱۹۵

۸۴۔ کبیر الدین، حکیم، مخزن المفردات، ص۸۳

۸۵۔ امیر مینائی، امیر اللغات، لاہور، ۱۹۸۹، جلد دوم ص۴۱۹

۸۶۔ عاشق، فرہنگ لسان الشعرا، ص۲۰۸

۸۷۔ ابراہیم قوام فاروقی، شرف نامہ، جلد دوم، ص۵۶۷

۸۸۔ حقی، شان الحق، فرہنگ تلفظ ص۲۷۷

۸۹۔ عاشق، فرہنگ لسان الشعرا، ص۲۱۸

۹۰۔ حقی، شان الحق، فرہنگ تلفظ ص۴۷۹

۹۱۔ نیر، نور الحسن، نور اللغات، جلد۴، ص۹۹۳

۹۲۔ عاشق، لسان الشعرا، ص۲۲۰

۹۳۔ دہلوی، قاضی خان، بدر محمد، ادات الفضلا ص۶۵ ب

۹۴۔ بدر ابراہیم، زفان گویا، جلد اول، ص۲۱۷

۹۵۔ نسیم، قائم رضا، نسیم اللغات، ص۶۷۰

۹۶۔ اردو لغت، جلد۱۱، ص۳۱۲

۹۷۔ عاشق، فرہنگ لسان الشعرا، ص۲۳۷

۹۸۔ بدر ابراہیم، زفان گویا، جلد اول، ص۲۳۰

۹۹۔ محمد لاد، موید الفضلا، جلد اول ص۳

۱۰۰۔ آرزو، سراج الدین علی خان، نوادر الالفاظ، کراچی ۱۹۹۲، ص۲۹۹

۱۰۱۔ نیر، نور الحسن، نور اللغات، جلد۳ ص۴۰۱

۱۰۲۔ عاشق، فرہنگ لسان الشعرا، ص ۲۳۷
۱۰۳۔ بدر ابراہیم، زفان گویا، جلد اول، ص ۲۳۵
۱۰۴۔ ابراہیم قوام فاروقی، شرف نامہ منیری، جلد ۲، ص ۶۴۹
۱۰۵۔ نیر، نور اللغات، جلد ۴، ص ۶۲۷
۱۰۶۔ عاشق، لسان الشعرا، ص ۲۴۴
۱۰۷۔ دہلوی، قاضی خان، بدر محمد، ادات الفضلا ص ۷۷ ب
۱۰۸۔ بدر ابراہیم، زفان گویا جلد اول، ص ۲۴۳
۱۰۹۔ ابراہیم قوام فاروقی، شرفنامہ، جلد ۲، ص ۷۴۵
۱۱۰۔ نیر، نورالحسن، نور اللغات، جلد ۴، ص ۳۸۱
۱۱۱۔ دہلوی، سید احمد، فرہنگ آصفیہ، جلد ۴، ص ۳۶۱
۱۱۲۔ عاشق، لسان الشعرا، ص ۲۵۸
۱۱۳۔ بدر ابراہیم، زفان گویا، جلد اول، ص ۲۵۹
۱۱۴۔ ابراہیم قوام فاروقی، شرف نامہ، جلد دوم ص ۷۸۷
۱۱۵۔ حقی، شان الحق، فرہنگ تلفظ، ص ۸۰۱
۱۱۶۔ مہذب لکھنوی، مہذب اللغات، جلد ۱۰، ص ۴۳۵
۱۱۷۔ عاشق، فرہنگ لسان الشعرا، ص ۲۸۵
۱۱۸۔ محمد لاد، موید الفضلا، جلد اول، ص ۵۱
۱۱۹۔ فیروز الدین، مولوی، فیروز اللغات فارسی لاہور سن ندارد جلد اول، ص ۲۱۴
۱۲۰۔ محمد لاد، موید الفضلا، جلد اول، ص ۵۱
۱۲۱۔ عبدالمجید، خواجہ، جامع اللغات، جلد اول، ص ۶۰۰
۱۲۲۔ نیر، نورالحسن، نور اللغات، ۲، ص ۱۵۷
۱۲۳۔ عاشق، فرہنگ لسان الشعرا، ص ۲۹۶
۱۲۴۔ بدر ابراہیم، زفان گویا، جلد اول، ص ۲۹۸
۱۲۵۔ دہلوی، قاضی خان، بدر محمد، ادات الفضلا ص ۸۰ ب
۱۲۶۔ اردو لغت جلد ۳، ص ۳۹۷
۱۲۷۔ عاشق، فرہنگ لسان الشعرا، ص ۳۵۸
۱۲۸۔ دہلوی، قاضی خان، بدر محمد، ادات الفضلا ص ۱۲۶ الف
۱۲۹۔ بدر ابراہیم، زفان گویا، جلد اول ص ۳۶۳
۱۳۰۔ محمود بن شیخ ضیاء الدین، تحفۃ السعادت، ص ۲۴۹
۱۳۱۔ عبدالمجید، خواجہ، جامع اللغات، جلد اول، ص ۸۸۷
۱۳۲۔ حقی، شان الحق، فرہنگ تلفظ، ص ۳۷۸
۱۳۳۔ سردار محمد خان، پنجابی اردو ڈکشنری لاہور ۲۰۰۹، جلد اول، ص ۱۱۶۱